Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے

جلد ۳۳/۶۸ | ۳ رجب ۱۳۹۹ھ ۔ ۳۰ ہجرت ۱۳۵۸ ہش ۔ ۳۰ مئی ۱۹۷۹ء | نمبر ۱۲۰

حضرت مسیح موعودؑ کے وصال کے بعد جماعت احمدیہ میں حسب "الوصیت" سب سے پہلا اجماع خلافت پر ہی ہوا

آسمانی پیشگوئی کے بموجب اسلام کا دنیا بھر میں پوری طرح پر غالب آنا خلافت کے آسمانی نظام کے ذریعہ ہی مقدر ہے

ہمارا فرض ہے کہ ہم قیام صلوٰۃ ادائیگی زکوٰۃ اور کامل اطاعت کو لازم پکڑ کر حفاظت خلافت کے عہد کو نبھاتے چلے جائیں

یوم خلافت کے موقع پر ربوہ میں منعقدہ جلسہ عام میں علماء سلسلہ احمدیہ کی ایمان افروز تقاریر

ربوہ ۲۷ ہجرت ۱۳۵۸ ہجری شمسی (مطابق ۲۷ مئی ۱۹۷۹ء) بروز اتوار بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں یوم خلافت کے موقع پر بہت وسیع پیمانہ پر ایک جلسہ عام منعقد ہوا جس میں علماء سلسلہ احمدیہ نے خلافت احمدیہ کی تاریخ، اس کی عظمت و اہمیت اور اس کی عظیم الشان برکات پر روشنی ڈال کر واضح فرمایا کہ امام آخر الزمان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے بعد حضور علیہ السلام کے رسالہ "الوصیت" کے عین مطابق جماعت احمدیہ میں سب سے پہلا اجماع خلافت کے قیام پر ہی ہوا جبکہ بلا استثناء تمام جماعت نے قدرت ثانیہ کے پہلے مظہر حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے خلیفہ برحق اور واجب الاطاعت امام کی حیثیت سے بیعت کی اور اس طرح جماعت میں خلافت کا دائمی آسمانی نظام قائم ہوا جو بفضلہ تعالیٰ جاری و ساری ہے اور قیامت تک جاری رہے گا۔

علماء سلسلہ نے اپنی ایمان افروز تقاریر میں مزید واضح فرمایا کہ یہ خلافت کے آسمانی نظام ہی کی برکت ہے کہ جماعت کو غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق مل رہی ہے اور اسلام مشرق و مغرب میں پھیل رہا ہے اور کامل غلبۂ اسلام کی راہ ہر خطۂ ارض میں ہموار سے ہموار تر ہوتی چلی آ رہی ہے اور بالآخر خلافت کے آسمانی نظام ہی کی برکت سے اسلام پورے کرۂ ارض پر غالب آ کے رہے گا اور پھر تا قیامت غالب رہے گا۔

پھر مقررین کرام نے جماعت احمدیہ کے افراد ہونے کی حیثیت میں جسے اللہ تعالیٰ نے خلافت کی نعمت عظمیٰ سے نوازا ہے عرفان خلافت، استحکام خلافت، انوار خلافت سے استفادہ اور حفاظت خلافت کے ضمن میں احباب کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف بھی توجہ دلائی اور یہ امر ذہن نشین کرایا کہ اقامۃ الصلوٰۃ، ایتاء الزکوٰۃ یعنی حقوق اللہ اور حقوق العباد کی کماحقہ ادائیگی اور محبت و فدائیت کے رنگ میں رنگین ہو کر کمال درجہ اطاعت کے ذریعہ ہی ہم اس ضمن میں اپنی عظیم ذمہ داریوں عہدہ برآ ہو سکتے ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ وہ حفاظت خلافت کے عہد کو اس طرح نبھائے کہ ہم من حیث الجماعت نسلاً بعد نسلٍ اس عہد پر پورے اترتے چلے جائیں اور اس طرح خلافت احمدیہ قیامت تک چلتی چلی جائے۔ ہمارے اس عہد کی روح از اوّل تا آخر خلیفہ وقت کے ساتھ محبت و اخلاص اور اطاعت و فدائیت کے قلبی تعلق سے عبارت ہے۔ اس تعلق کا نسلاً بعد نسلٍ مضبوط سے مضبوط تر ہوتے چلے جانا از بس ضروری ہے۔ یہی ہماری اصل ذمہ داری ہے۔ اور یہ اتنی اہم ذمہ داری ہے کہ اس کی کماحقہ ادائیگی کے متعلق ہر شخص پوچھا جائے گا اور عند اللہ اسے جواب دہ ہونا ہوگا۔

جلسہ یوم خلافت کی مختصر روداد

جلسہ کا آغاز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مسجد مبارک میں نماز مغرب پڑھانے اور نماز سے فارغ ہو کر قصر خلافت واپس تشریف لے جانے کے بعد ۸ بجے شب کے قریب محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی صدارت میں ہوا۔ اگرچہ اس روز شام کو مطلع ابر آلود تھا اور بوندا باندی کی وجہ سے موسم میں خنکی تھی تاہم ربوہ کے دور و دراز کے علاقوں تک کے احباب نیز خدام و اطفال خاصی بڑی تعداد میں آئے ہوئے تھے۔ شمع خلافت کے ان پروانوں نے محبت و عقیدت کے عالم میں علماء سلسلہ کی تقاریر بہت توجہ اور انہماک سے سنیں اور وہ خلافت کے مختلف پہلوؤں پر ان کے ایمان افروز ارشادات سے از حد مستفیض ہوئے۔

(باقی صفحہ [illegible])

اخبار احمدیہ

ربوہ ۳۰ ہجرت (مئی)۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو ہر طرح صحت و عافیت سے رکھے اور ہمیشہ اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت بلڈ پریشر، ضعف اور گھٹنہ کی چوٹ میں تکلیف کی وجہ سے ناساز ہے۔

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

میرے نانا محترم چوہدری شجاعت علی صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر بیت المال ۲۱/۵/۷۹ بروز سوموار فالج کا شدید حملہ ہونے کی وجہ سے بہت سخت بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا فرمائے۔ آمین

(محمد منیر طارق کوارٹر ۹ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

خاکسار کی دادی محترمہ دولت بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم سید امیر احمد شاہ صاحب چنی گوٹھ ضلع بہاولپور میں مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں اور کمزوری بھی بہت زیادہ ہے۔ علاج جاری ہے۔ احباب سے ان کی کامل و عاجل شفا یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا کرے۔ آمین

(سید شمشاد احمد ناصر مبلغ سلسلہ احمدیہ گھانا۔ مغربی افریقہ)

لاہور میں جلسہ "یوم خلافت"

جماعت احمدیہ لاہور کا جلسہ یوم خلافت مورخہ یکم جون ۱۹۷۹ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ دار الذکر میں منعقد ہوگا۔ تمام احباب سے گزارش ہے کہ وہ اگلا جمعہ مسجد دار الذکر میں ادا کر کے اس مبارک جلسہ میں شامل ہوں اور مرکز سلسلہ کے علماء کی تقاریر سے مستفید ہوں۔ مستورات کے لئے پردہ اور لاؤڈ سپیکر کا انتظام ہوگا۔ انشاء اللہ

ملک عبداللطیف ستکوہی
سیکرٹری اصلاح و ارشاد
جماعت احمدیہ لاہور

روزنامہ الفضل ربوہ

۳ رجب ۱۳۹۹ھ
۳۰ ہجرت ۱۳۵۸ ہش
۳۰ مئی ۱۹۷۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روحانی مدارج طے کرانے والے پَر پرواز

جیسا کہ ہم گزشتہ شمارہ میں قرآنِ مجید کی رُو سے واضح کر چکے ہیں ماموریِن الٰہی کے آنے کی ایک ہی غرض ہوتی ہے کہ وہ ہدایت سے برگشتہ لوگوں کو راہِ ہدایت پر واپس لاکر اور ان میں اعمالِ صالحہ بجالانے کی قوت اور مسابقت علی الخیرات کا جوش پیدا کرکے ان کا خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق قائم کر دکھائیں۔ اِس ضمن میں آج ہم یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ امام آخر الزمان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (جو اپنے آقا و مطاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے بموجب اِس آخری زمانہ میں احیاء و غلبۂ اسلام کی غرض سے مبعوث ہوئے) کے آنے کی بھی یہی غرض تھی اور بحمد اللہ تعالیٰ اس کے پورا ہونے کے بڑے عظیم الشان سامان ہوئے۔

آپ نے اپنے متبعین پر اعمالِ صالحہ بجالانے اور ان میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی اہمیت واضح کرتے ہوئے یہاں تک فرمایا کہ اگر کوئی شخص آپ کے متبعین میں شامل ہو کر اعمالِ صالحہ نہیں بجالاتا اور اس میدان میں دوسروں پر سبقت لے جانے کی کوشش نہیں کرتا اُس کا آپ کے ساتھ تعلق پیدا کرنا سراسر بے فائدہ ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:۔

"ہماری جماعت کے لئے اِس بات کی ضرورت ہے کہ ان کا ایمان بڑھے خدا تعالیٰ پر سچا یقین اور معرفت پیدا ہو، نیک اعمال میں سستی اور کسل نہ ہو، کیونکہ اگر سستی ہو تو پھر وضو کرنا بھی ایک مصیبت معلوم ہوتا ہے چہ جائیکہ وہ تہجد پڑھے۔ اگر اعمالِ صالحہ کی قوت پیدا نہ ہو اور مسابقت علی الخیرات کے لئے جوش نہ ہو تو پھر ہمارے ساتھ تعلق پیدا کرنا بے فائدہ ہے۔" (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۴۳۹)

اِس کے لئے آپ نے اسلام کی تعلیم پر بدل و جان عمل پیرا ہونے کی نہایت ہی پُر اثر انداز میں تلقین فرمائی اور اِس ضمن میں خبردار فرمایا کہ جو شخص اسلامی تعلیم پر عمل پیرا نہ ہوگا وہ محض نام لکھوانے سے اِس جماعت میں شامل نہ رہ سکے گا اور ایک وقت آئے گا کہ وہ اِس سے الگ ہو جائے گا۔ چنانچہ فرمایا:۔

"ہماری جماعت میں وہی داخل ہوتا ہے جو ہماری تعلیم کو اپنا دستور العمل قرار دیتا ہے اور اپنی ہمت اور کوشش کے موافق اس پر عمل کرتا ہے، لیکن جو محض نام رکھا کر تعلیم کے موافق عمل نہیں کرتا وہ یاد رکھے کہ خدا تعالیٰ نے اِس جماعت کو ایک خاص جماعت بنانے کا ارادہ کیا ہے اور کوئی آدمی جو دراصل جماعت میں نہیں ہے محض نام لکھانے سے جماعت میں نہیں رہ سکتا۔ اُس پر کوئی نہ کوئی وقت ایسا آجائے گا کہ وہ الگ ہو جائے گا۔ اِس لئے جہاں تک ہو سکے اپنے اعمال کو اس تعلیم کے ماتحت کرو جو دی جاتی ہے۔ اعمال پَروں کی طرح ہیں۔ بغیر اعمال کے انسان روحانی مدارج کے لئے پرواز نہیں کر سکتا اور ان اعلیٰ مقاصد کو حاصل نہیں کر سکتا جو اُن کے نیچے اللہ تعالیٰ نے رکھے ہیں۔" (ایضاً)

اِسی طرح آپ نے اعمالِ صالحہ اور مسابقت علی الخیرات کے اصل مقصد یعنی تعلق باللہ پر زور دیتے ہوئے اور احیاء و غلبۂ اسلام کے ضمن میں اِس کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرمایا:۔

"پس اِس وقت (ہمارا ایک کام یہ ہے کہ) اُن نشانوں کے ساتھ جو اللہ تعالیٰ دکھا رہا ہے یہ ثابت کیا جاوے کہ مجیب اور ناطق خدا ہمارا ہی ہے جو ہماری دعاؤں کو سُنتا اور ان کے جواب دیتا ہے اور یہ کہ (اسلام کے سوا) دوسرے مذاہب کے لوگ جو خدا پیش کرتے ہیں وہ لَا یَرْجِعُ اِلَیْھِمْ قَوْلًا کا مصداق ہو رہا ہے۔ اِس کی وجہ یہ ہے کہ بوجہ ان کے کفر اور بے دینی کے ان کی دعائیں مَا دُعَآءُ الْکٰفِرِیْنَ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ ۝ کی مصداق ہو گئی ہیں ورنہ اللہ تعالیٰ تو سب کا ایک ہی ہے۔ مگر ان لوگوں نے اُس کی صفات کو سمجھا ہی نہیں۔" (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۴۳۸)

پھر اِس امر پر زور دیتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی جماعت کو یہ امتیاز بخشا ہے کہ اُس نے اِس جماعت کے افراد کو بکثرت تازہ بتازہ نشان دکھا کر جن کا سلسلہ مسلسل جاری ہے ایمان و یقین کی پختگی، اعمالِ صالحہ کی قوت اور مسابقت علی الخیرات کے جوش سے بہرہ ور ہونے اور خدا تعالیٰ سے زندہ تعلق قائم کرنے کا موقع عطا فرمایا ہے آپ نے انہیں آسمانی نشانوں کی قدر کرنے، اِس موقع سے کما حقہٗ فائدہ اُٹھانے اور تعلق باللہ میں ترقی کرنے کی تلقین فرمائی۔ چنانچہ فرمایا:۔

"ہماری جماعت کو خدا تعالیٰ سے سچا تعلق ہونا چاہئیے اور ان کو شکر کرنا چاہئیے کہ خدا تعالیٰ نے ان کو یونہی نہیں چھوڑا بلکہ ان کی ایمانی قوتوں کو یقین کے درجہ تک بڑھانے کے واسطے اپنی قدرت کے صدہا نشان دکھائے ہیں۔ کیا کوئی تم میں سے ایسا بھی ہے جو یہ کہہ سکے کہ مَیں نے کوئی نشان نہیں دیکھا۔ مَیں دعوٰی سے کہتا ہوں کہ ایک بھی ایسا نہیں جس کو ہماری صحبت میں رہنے کا موقع ملا ہو اور اس نے خدا تعالےٰ کا تازہ بتازہ نشان اپنی آنکھ سے نہ دیکھا ہو۔" (ایضاً)

الغرض خدائی جماعت کے افراد ہونے کی حیثیت میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں اعمالِ صالحہ کی قوت اور مسابقت علی الخیرات کے جوش کی شکل میں روحانی مدارج طے کرنے کے لئے جو پَر عطا کئے ہیں اور آسمانی نشانوں کے ظہور کی شکل میں روحانی مدارج کی طرف پرواز کے جن انمول مواقع سے ہمیں بہرہ ور کیا ہے ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کی ایسی قدر کریں جو قدر کرنے کا حق ہے اور وہ یہی ہے کہ ہم پوری کوشش اِس بات کی کریں کہ اعمالِ صالحہ کی قوت اور مسابقت علی الخیرات کے جوش میں کمی نہ آنے پائے اور روحانی مدارج کی طرف ہماری پرواز مسلسل جاری رہے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہمارا سچا تعلق نسلاً بعد نسلٍ مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا جائے۔ اِسی میں غلبۂ اسلام کے مقصد میں کامیابی کا راز مضمر ہے۔

ایک نہایت پیاری دُعا

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدئ مسعود علیہ السلام نے اپنے مخلصین و محبین کے لئے یہ دعا فرمائی ہے کہ:۔

"اے قادر خدا میرے اِس ظن کو جو مَیں اپنے ان تمام دوستوں کی نسبت رکھتا ہوں سچا کرکے مجھے دکھا اور ان کے دلوں میں تقویٰ کی سبز شاخیں جو اعمالِ صالحہ کے میووں سے لدی ہوئی ہیں پیدا کر۔ ان کی کمزوری کو دُور فرما اور ان کا سب کسل دُور کر دے اور ان کے دلوں میں اپنی عظمت قائم کر اور اُن میں اور اُن کے نفسوں میں دُوری ڈال اور ایسا کر کہ وہ تجھ میں ہو کر بولیں، اور تجھ میں ہو کر سُنیں، اور تجھ میں ہو کر دیکھیں اور تجھ میں ہو کر ہر حرکت سکون کریں۔ ان سب کو ایک ایسا دل بخش جو تیری محبت کی طرف جھک جائے اور ان کو ایسی معرفت عطا کر جو تیری طرف کھینچ لیوے۔ اے بار خدا یہ جماعت تیری جماعت ہے اس کو برکت بخش اور سچائی کی رُوح اُن میں ڈال کہ سب قدرت تیری ہی ہے۔ آمین"

(ازالہ اوہام طبع اول صفحہ ۸۲۲)

یہ ایک نہایت پیاری دعا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی جماعت کو روحانیت اور معرفت کے کس بلند مقام پر دیکھنا چاہتے تھے۔ اے کاش! ہم سب حضورؑ کی ان دعاؤں کے وارث بن جائیں اور خدا کے دفتر میں ہمارا شمار خدا اور مصطفیٰؐ کے محبوں میں ہو۔ آمین

(دوست محمد شاہد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِنڈونیشیا میں تبلیغِ اسلام

مکرم منصور احمد صاحب انڈونیشین جامعۃ المبشرین ربوہ کے فارغ التحصیل ہیں آپ ایک لمبا عرصہ مرکز میں رہ کر دینی تعلیم مکمل کرنے کے بعد ۱۹۶۰ء میں عازمِ انڈونیشیا ہوئے اور اس وقت سے لے کر اب تک خدا تعالیٰ کے فضل سے نہایت مستعدی اور کامیابی کے ساتھ اعلائے کلمۃ اللہ کا فریضہ ادا کر رہے ہیں۔ ان کی طرف سے حال ہی میں آمدہ ماہِ اپریل ۱۹۷۹ء میں سرانجام دی گئی تبلیغی مساعی پر مشتمل رپورٹ کے بعض حصے قارئینِ کرام کی خدمت میں پیش ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مساعی جمیلہ میں برکت ڈالے اور انہیں زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔

(وکالتِ تبشیر)

مختلف مقامات پر تربیتی اجلاس

اوجونگ پنڈانگ شہر کے مختلف مقامات پر تربیتی اجلاس منعقد کرکے یا کھانے کی دعوت میں فریضۂ تبلیغ سرانجام دیا گیا۔

ماہِ اپریل ۱۹۷۹ء میں شہر کے شمالی حصہ میں ایک تربیتی جلسہ منعقد کیا گیا جس میں کثیر تعداد میں جماعت کے احباب کے علاوہ غیر از جماعت احباب نے بھی شرکت فرمائی۔

اسی طرح شہر کے مشرقی حصہ میں ایک جلسہ وسیع پیمانہ پر منعقد کیا گیا جس میں دُور دُور سے غیر از جماعت اور احبابِ جماعت بکثرت حاضر ہوئے۔ خاکسار نے ہر موقع پر قرآن کریم کا درس دیا۔ ان مواقع پر حاضرین کو سوالات کا موقع دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ اجلاس ہر لحاظ سے کامیاب رہے۔

ایک خاص تقریب اور تبلیغ

۸ شہادت بروز جمعرات رات کو مکرم الحاج حمزہ صاحب (جو ایک نہایت مخلص احمدی دوست ہیں اور جماعت کی خدمت کے لئے ہر قربانی پیش کرنے کے لئے ہر دم تیار رہتے ہیں) نے اپنے گھر ایک خاص تقریب منعقد کرکے کھانے کا انتظام کیا اور اس دعوت میں اپنے قریبی رشتہ داروں اور دوستوں کو بلایا۔ کئی غیر از جماعت اور غیر مسلم احباب جن میں بعض عیسائی فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں بھی حاضر ہوئے۔ اس موقع پر خاکسار نے اسلام کی حسین تعلیمات سے آگاہ کیا۔ جس سے حاضرین خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت متاثر ہوئے۔

تعلیم و تربیت

جماعتِ احمدیہ

اُوجونگ پنڈانگ میں پروگرام کے مطابق ہر اتوار کے دن باری باری احبابِ جماعت کے گھروں میں درس کا انتظام کیا جاتا ہے چنانچہ ۲۵ مارچ ۱۹۷۹ء کو خاکسار کی قیام گاہ پر درسِ قرآن منعقد کیا گیا۔ یکم مارچ کو مکرم الحاج حمزہ صاحب کے گھر میں وسیع پیمانہ پر منعقد کیا گیا جس میں احبابِ جماعت کے علاوہ غیر از جماعت دوست بھی شریک ہوئے۔ خاکسار نے درس میں ترجمہ اور تفسیر قرآن آیت ... یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ ... کو علمی رنگ میں تشریح کے ساتھ بیان کیا جو قریباً دو گھنٹے تک جاری رہا۔ درس کے بعد سوالات کا موقع دیا گیا اسکے بعد نماز مغرب و عشاء باجماعت ادا کی گئیں۔

طلباء کو تبلیغ

اوجونگ پنڈانگ مسلم یونیورسٹی کے پانچ طلباء تحقیقِ حق کے لئے مشن ہاؤس تشریف لائے جن کے سوالات کے تسلی بخش جوابات دیئے۔ انہیں لٹریچر بھی دیا۔ اگلے روز ان طلباء میں سے ایک طالبِ علم آئے انہوں نے بتایا کہ وہ ایک مقالہ لکھ رہے ہیں جس میں "احمدیت کے عقائد" پر بھی ایک مضمون بیان کرنا ہے۔ خاکسار نے انہیں تفصیلی رنگ میں عقائد بتائے۔ احمدیت کے دو گروہوں کی تقسیم کی وجوہات بتائیں اب وہ ہماری مسجد میں باقاعدگی کے ساتھ آ رہے ہیں اور ہمارے ساتھ نمازیں بھی ادا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں حق قبول کرنے کی توفیق دے۔ آمین

تبلیغ بذریعہ لٹریچر

خاکسار نے قرآن مجید کی آیتِ کریمہ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ ... کی تعمیل میں مختلف علاقوں کے خدام الاحمدیہ کو تعلیم و تربیت کے لئے چُنا اور اپنے ساتھ رکھا اور انہیں ہر روز نمازوں کے بعد تعلیم اور دینی تربیت دیتا رہا۔ ان میں سے اکثر طلباء ہفتہ میں ایک روز کے لئے یا پھر دو ہفتوں کے بعد اپنے اپنے علاقہ جات میں واپس جاتے ہیں اور واپس جاکر اپنے رشتہ داروں میں تبلیغ کرتے اور لٹریچر بھی تقسیم کرتے ہیں۔ چنانچہ خاکسار نے گذشتہ ہفتہ بہت سا لٹریچر ان تربیت یافتہ نوجوانوں کے ذریعہ سے تقسیم کروایا۔

روزانہ تعلیم و تربیت

حسبِ پروگرام ہر روز باقاعدگی کے ساتھ ہر حلقہ میں نمازِ مغرب سے عشاء تک درسِ قرآن اور نمازِ فجر کے بعد اور عصر کی نماز کے بعد معلوماتی اسلامی باتیں سکھائی جاتی ہیں۔ مستورات کے لئے الگ درس کا انتظام کیا گیا ہے جس میں "تنظیم کی اہمیت" "تربیتِ اولاد" کے مواضیع پر خاص توجہ دلائی گئی

لجنہ اماء اللہ کی میٹنگ

لجنہ اماء اللہ اُوجونگ پنڈانگ کی ایک ضروری میٹنگ ہر جمعرات کو منعقد کی جاتی ہے چنانچہ ۱۲ اپریل کو مشن ہاؤس میں یہ میٹنگ منعقد کی گئی۔ اس موقع پر لجنہ کی تقاریر ہوئیں۔

خاکسار نے اپنی تقریر میں لجنہ اماء اللہ کو تلقین کی کہ وہ اسلامی شعار کی پابندی کریں اور اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے کی کماحقہ کوشش کریں۔

خدام اور ناصرات کی تعلیم و تربیت

پروگرام کے مطابق اتوار کا دن صبح ۸ بجے سے ۱۰ بجے تک خدام، ناصرات اور اطفال کی تربیت کے لئے مقرر ہے چنانچہ ۲۵ مارچ ۱۹۷۹ء کو صبح تربیتی جلسہ کیا اور بعدہٗ خدام، ناصرات اور اطفال الاحمدیہ کا امتحان لیا گیا۔ یہ امتحان مرکزی خدام کے اعلیٰ عہدہ داروں کی طرف سے سارے انڈونیشیا میں لیا گیا جس کا مقصد یہ معلوم کرنا ہے کہ کس حد تک ہمارے خدام، ناصرات اور اطفال دینی معلومات رکھتے ہیں۔ دوسرا مقصد یہ ہے کہ آئندہ وہ اپنی دینی قابلیت کو معلوم کرکے زیادہ سے زیادہ محنت کریں۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کے فضل سے سب طلباء نے یہ امتحان پاس کیا۔

خطبہ جمعہ

گزشتہ دو خطبات میں خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲ مارچ کا ترجمہ انڈونیشین زبان میں پڑھ کر سنایا۔ اسی طرح حضور کی صحت کے بارہ میں جماعت کو اطلاع دی اور حضور پُرنور کے لئے دعاؤں کی تحریک کی۔

زعماء کرام انصار اللہ متوجہ ہوں

انصار اللہ کا مالی سال کا پانچواں ماہ گزر رہا ہے چندہ کی وصول شدہ رقم مرکز میں جلد ارسال فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء

(صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریکِ جدید کا بنیادی مقصد

(محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد)

تحریکِ جدید ایک الہامی تحریک ہے جس کا بنیادی مقصد تمدّنِ اسلامی کا قیام ہے۔ بانی تحریک حضرت مصلح موعودؓ نے اسی حقیقت کو واضح کرنے کے لئے ۱۹۳۸ء کے جلسہ سالانہ پر ایک مفصّل لیکچر دیا جو "انقلابِ حقیقی" کے نام سے شائع شدہ ہے اور اس موضوع پر حرفِ آخر کی حیثیت رکھتا ہے۔

حدیث نبویؐ ہے کہ

"اَلْاِیْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ شُعْبَةً اَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ"

(ابوداؤد کتاب السنۃ)

فرمایا ایمان کے ستّر سے زیادہ ٹکڑے اور ڈیپارٹمنٹ ہیں یعنی بہت سے اس کے شعبے ہیں ان میں سب سے افضل لا اِلٰہ اِلّا اللہ کہنا ہے اور ادنیٰ بات شعبہ ہائے ایمان میں یہ ہے کہ رستہ میں جو بھی تکلیف دینے والی چیز ہو اُسے دُور کر دیا جائے۔

حضرت مصلح موعودؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اِس مبارک فرمان سے یہ لطیف استدلال فرمایا کہ

"ایمان ایک چیز کا نام نہیں بلکہ سینکڑوں اعمال ہیں جن کے مجموعہ کا نام ایمان ہے اور جب تک ان اعمال کی چاروں دیواریں مکمل نہ کی جائیں ایمان کی عمارت پایۂ تکمیل کو نہیں پہنچ سکتی۔"

اِس کے بعد حضور نے اعلان فرمایا کہ:۔

"اب وقت آگیا ہے کہ ہماری جماعت اپنی ذمہ داری کو سمجھے اور احیاءِ سنّت وشریعت کے لئے سرگرمِ عمل ہو جائے۔"

اِس سلسلہ میں حضور نے مجاہدینِ تحریکِ جدید کو خصوصاً اور دیگر احبابِ جماعت کو فوری طور پر پانچ اقدامات کی طرف متوجہ فرمایا۔

اوّل: اسلامی نظامِ وراثت کے مطابق وہ خواتین کو جائیداد میں سے حصہ دیں۔ اس موقع پر تمام حاضرین نے کھڑے ہو کر لبیک یا امیر المومنین لبیک کہتے ہوئے اس کا اقرار کیا کہ وہ اپنی جائداد سے اپنی لڑکیوں اور دوسری رشتہ دار عورتوں کو وہ حصّہ دیں گے جو خدا اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر فرمایا ہے۔

دوم: عورتوں کے حقوق کا ہمیشہ خیال رکھو اور ان کے جذبات کو کچلنے کی بجائے ان کی قدر کرو خصوصاً ایسی حالت میں جبکہ تمہاری ایک سے زائد بیویاں ہوں۔

سوم: ہر احمدی کو امانت میں اتنا مشہور ہونا چاہیئے کہ لوگ لاکھوں روپے اس کے پاس رکھنے میں بھی دریغ نہ کریں اور ایک احمدی کا نام سُنتے ہی لوگ یہ سمجھ لیں کہ یہ ایسا شخص ہے کہ اُس کے پاس روپیہ رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔

چہارم: مخلوقِ خدا کی خدمت اور صفائی ہر ایک احمدی کا طرۂ امتیاز ہو اور جس گاؤں میں احمدیوں کی اکثریت ہے اس کی صفائی اور نفاست کو دیکھتے ہی ہر اجنبی شخص یہ سمجھ لے کہ یہ احمدیوں کا گاؤں ہے۔

پنجم: "اسلامی شریعت کا وہ حصّہ جس میں حکومت دخل نہیں دیتی اور جس کے متعلق حکومت نے ہمیں آزادی دی ہوئی ہے کہ ہم اس میں جس رنگ میں چاہیں فیصلہ کریں ہمارا فرض ہے کہ اس حصّہ کو عملی رنگ میں اپنی جماعت میں قائم کریں اور اگر ہم شریعت کے کسی حصّہ کو قائم کر سکتے ہوں مگر قائم نہ کریں تو یقیناً اس کے ایک ہی معنے ہوں گے اور وہ یہ کہ ہم شریعت کی بے حرمتی کرتے ہیں۔"

اِس ضمن میں حضور نے "دار القضاء" کا خاص طور پر ذکر کیا اور حکم دیا کہ:۔

"اِس وقت صرف قادیان میں اس بات پر عمل ہوتا ہے مگر میں اب چاہتا ہوں کہ ہر جماعت میں پنچائتی بورڈ بن جائیں جو معاملات کا تصفیہ کیا کریں۔ پس ہر احمدی کو اپنے دل میں یہ اقرار کرنا چاہیئے کہ آئندہ وہ اپنا کوئی مقدمہ جس کے متعلق گورنمنٹ مجبور نہیں کرتی کہ اُسے انگریزی عدالت میں لے جایا جائے عدالت میں نہیں لے جائے گا بلکہ اپنے عدالتی بورڈ اور اپنے قاضی سے شریعت کے مطابق فیصلہ کرائے گا اور جو بھی وہ فیصلہ کرے گا اُسے شرحِ صدر کے ساتھ قبول کرے گا۔"

حضرت مصلح موعودؓ نے اپنی اس معرکہ آرا تقریر کے آخر میں ایک بار پھر جماعت کو پُر زور تحریک فرمائی کہ:۔

"وہ باتیں جو ہمارے اختیار میں ہیں اُن پر آج سے ہی عمل شروع ہو جانا چاہیئے اور پھر آئندہ قریب زمانہ میں جُوں جُوں شریعت کے احکام تفصیل سے لکھے جائیں اُن تمام احکام کو عملی رنگ دیتے چلے جانا چاہیئے اور جماعت ان کو یاد کرتی چلی جائے تا یہ نہ ہو کہ وہ صرف چندہ دے کر یہ سمجھ لے کہ اس کا کام ختم ہو گیا بلکہ اسلام کے تمام احکام پر عمل کرنا اس کی غذا ہو اور سنت وشریعت کا احیاء اس کا شغل ہو یہاں تک کہ دُنیا تسلیم کرے کہ سوائے اُس حصّہ کے جو خدا تعالیٰ نے چھین کر انگریزوں کو دے دیا ہے باقی تمام امور میں جماعت احمدیہ نے فی الواقعہ ایک نیا آسمان اور ایک نئی زمین بنا دی ہے اور ہم میں سے ہر ایک شخص جہاں بھی پھر رہا ہو دُنیا اُسے دیکھ کر یہ نہ سمجھے کہ یہ بیسویں صدی میں انگریزوں کے پیچھے پھرنے والا مغربیت کی تقلید کرنے والا ایک شخص ہے بلکہ یہ سمجھے کہ یہ آج سے تیرہ سو سال پہلے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مدینہ کی گلیوں میں پھر رہا ہے۔"

(انقلابِ حقیقی صـ ۱۱۱ تا صـ ۱۲۹)

بطحاء کی وادیوں سے جو نکلا تھا آفتاب
بڑھتا رہے وہ نورِ نبوّت خدا کرے
قائم ہو پھر سے حکمِ محمدؐ جہان میں
ضائع نہ ہو تمہاری یہ محنت خدا کرے

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

انصار اللہ اور انفاق فی سبیل اللہ

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے انصار کو فرمایا:۔

"آئندہ نسل کے دل میں خدمتِ اسلام اور انفاق فی سبیل اللہ کا جذبہ تیز کریں۔"

انسان کو اپنی زندگی کا کوئی اعتبار نہیں ہے کہ کب اور کس وقت خدا کی طرف سے بلاوا آجائے گا خواہ انسان بوڑھا ہو یا جوان یا بچہ لیکن بلحاظ اپنی عمر کے انصار اللہ اس ناپائیدار دُنیا کو چھوڑنے کے قریب بیٹھے ہوئے ہیں اور اس دُنیا کو چھوڑنے کے بعد یہی اعمالِ صالحہ آئندہ کام آئیں گے جو اس دُنیا میں کئے ہوئے ہوں گے۔ لہٰذا ہمارے انصار بھائیوں کو چاہیئے کہ وہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مذکورہ بالا ارشادِ گرامی کو ہمیشہ مدِ نظر رکھیں اور اپنی آئندہ نسل کے دلوں میں خدمتِ اسلام اور انفاق فی سبیل اللہ کے جذبہ کی مربیانہ طریق سے نشوونما فرماتے رہیں۔

(قائد تحریک جدید انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سکونِ قلب کے فقدان کی اصل وجہ

مکرم محمد طفیل مرزا صاحب ایم اے ۔ گلبرگ لاہور

آج کا انسان ان گنت ایجادات سائنسی تحقیق اور ترقی یافتہ ہونے کے باوجود ذہنی سکون سے یکسر محروم ہے آخر کیوں؟ ایسے دور میں جبکہ وسائل رزق کی بھی کمی نہیں۔ کمائی کے ذرائع بھی لامحدود اور نسبتاً کہیں آسان ہیں پھر انسانی پریشانی کی وجہ کیا ہے؟

صحت کے بین الاقوامی ادارے کی رپورٹ کے مطابق اس وقت امریکہ جیسا ترقی یافتہ ملک اور پورا یورپ جسے جدید علوم پر مکمل دسترس حاصل ہونے کا دعویٰ ہے اعصابی تناؤ کا مریض ہے اور نیند کی گولیاں کھا کھا کر سکون کی تلاش میں سرگرداں ہے

کون سی سائنسی ترقی ہے جو اس دور کے ترقی یافتہ انسان نے حاصل نہیں کی۔ مشین انسان کی غلام بن چکی ہے اب تو چلنے کے لئے بھی اسے پاؤں ہلانے کی ضرورت نہیں۔ پاکستان کے بڑے شہروں کراچی ۔ لاہور ۔ راولپنڈی میں ایسی عمارتیں تعمیر ہو چکی ہیں جن میں متحرک سیڑھیاں (STAIRCASES) زیر استعمال ہیں۔ ان پر کھڑے ہو جائیں۔ آپ کو پاؤں ہلانے کی ضرورت نہیں۔ یہ خود بخود آپ کو آپ کی مطلوبہ منزل پر لے جائیں گی۔ الیکٹرک لفٹ اب پرانی ہو چکیں۔ کاریں اور گاڑیاں آپ کی غلام۔ ایئرکنڈیشن کمرے آپ کو تیز دھوپ اور لو کے اثر سے محفوظ رکھنے کے لئے موجود غرضیکہ وہ کون سا آرام اور سکھ ہے جو اس وقت انسان کے لئے موجود نہیں۔ اس کے باوجود نہ وہ چہروں پر رونق اور نور ہے نہ وہ صحت جس پر رشک کیا جا سکے۔ ڈاکٹروں کی دکانوں پر مریضوں کی قطاریں لگی کھڑی ہیں۔ ۹۹ فی صد بیماریاں اعصابی تناؤ کا باعث بتائی جاتی ہیں۔ آخر ایسا کیوں ہے؟ کوئی ایسا مادی طریقہ نہیں جو ہم نے اپنے سکون، سکھ، آرام کے لئے نہ اپنایا دیکھا ہو۔ دور ہیں تو صرف روحانیت سے، منکر ہیں تو خدا تعالیٰ کی قوت اور طاقت سے۔ ہم نمازیں بھی پڑھتے ہیں تو بے یقینی اور بے اعتمادی کے ساتھ۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صاف فرما دیا ہے کہ:۔

"اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں۔ کس دف سے میں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سن لیں اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں۔"

(کشتی نوح)

دنیا کی موجودہ پریشانیوں کی اصل وجہ خدا تعالیٰ کی قدرت کاملہ سے انحراف ہے۔ ہم مادی وسائل کی خاطر اس قدر اندھے ہو چکے ہیں کہ ہمیں اپنے اور غیر کی پہچان بھی نہیں رہی۔ ہم خود اپنی جانوں پر ظلم کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ اعتدال کی حد تک وسائل رزق کی اجازت ہے لیکن جب دنیاوی دولت اور سامان تعیش ہمارا مطمح نظر بن جاتا ہے تو ہم دین کے رہتے ہیں نہ دنیا کے۔ دین کے اس لئے کہ ہم میں مادہ پرستی آ جاتی ہے اور دنیا کے اس طرح نہیں رہتے کہ ہم اس قدر آسائش حاصل کرنے کے باوجود ذہنی سکون اور اچھی صحت حاصل نہیں کر پاتے۔ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام نے وسائل رزق کے حصول کے لئے بھی ایک حد مقرر فرما دی ہے۔ فرمایا:۔

"میں تمہیں حد اعتدال تک رعایت اسباب سے منع نہیں کرتا بلکہ اس سے منع کرتا ہوں کہ تم غیر قوموں کی طرح نرے اسباب کے بندے ہو جاؤ اور اس خدا کو فراموش کر دو جو اسباب کو بھی وہی مہیا کرتا ہے"

(کشتی نوح)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

مکرمہ فوزیہ شریف صاحبہ بنت چوہدری محمد شریف صاحب ڈسکہ

خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا نام عبداللہ تھا۔ کنیت ابوبکر اور صدیق لقب تھا۔ آٹھویں پشت میں مرہ بن کعب پر آپؓ کا نسب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مل جاتا ہے۔

آپؓ کی ولادت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت سے تقریباً ۳ سال بعد اور وفات دو برس ۴ ماہ بعد ہوئی۔ اسلام کی دولت سے بہرہ ور ہونے سے پہلے بھی آپؓ قریش میں بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے سب اہل مکہ اپنے خاندانی جھگڑوں میں آپؓ کو ثالث مقرر کرتے اور آپؓ کے فیصلے بلاچون وچرا تسلیم کرتے۔ آپؓ کا خاندان تمدنی اور معاشرتی زندگی میں ہمیشہ ممتاز رہا۔

اسلام اور جاہلیت دونوں زمانوں میں آپؓ باوقار اور وضع دار رہے۔ دور جاہلیت میں بھی آپؓ نے کبھی بت پرستی نہیں کی۔ شراب کو ہاتھ نہیں لگایا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی اور آپؐ منصب نبوت پر فائز ہوئے تو صدیق اکبر آزاد مردوں میں سب سے پہلے اسلام لائے اور حضور علیہ السلام سے کوئی دلیل کوئی معجزہ نہ مانگا۔ جب آپ ایمان لائے تو سامان تجارت کے علاوہ ۴۰ ہزار درہم نقد آپؓ کے پاس تھے وہ سب آپؓ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اور اسلام کی اشاعت میں خرچ کر دیئے بہت سے غلام ایمان لے آئے۔ ایمان لانے کی وجہ سے ان کے مشرک مالک انہیں تکلیفیں پہنچاتے تھے آپؓ نے انہیں خرید کر آزاد کر دیا۔

اسلام لانے کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنے گھر کے سامنے ایک مسجد بنوائی۔ یہاں بیٹھ کر آپؓ ہر روز قرآنی آیات کی تلاوت کرتے اور اسلام کا پیغام لوگوں تک پہنچاتے۔ کفار مکہ کے تیرہ سال تک ظلم و ستم سہنے کے بعد جب حضور علیہ السلام کو وحی الٰہی کے ذریعہ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے جانے کا حکم ہوا تو حضور علیہ السلام نے صحابہؓ کی پوری جماعت میں سے اپنی ہم رکابی کے لئے صرف حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو چنا۔ آپؓ کو رفیق غار سے یاد کیا جاتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جو جانی اور مالی خدمت حضرت صدیق اکبرؓ نے کی اور جس بے مثال ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا وہ عشق و محبت کی بے نظیر داستان ہے۔

ایک دفعہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"ہم نے ہر شخص کے احسان کا بدلہ چکا دیا ہے مگر ابوبکرؓ کے احسانات ایسے ہیں جن کا بدلہ خدا ہی چکائے گا۔"

حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وعظ و تبلیغ سے بڑے بڑے صحابہؓ مشرف بہ اسلام ہوئے۔ حضرت عثمان غنیؓ۔ حضرت طلحہؓ، حضرت زبیر۔ حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضوان اللہ علیہم انہیں کی تبلیغ سے اسلام لائے۔

جب نبی علیہ السلام کو معراج ہوئی تو سب سے پہلے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اس کی تصدیق کی۔ کفار مکہ نے ان سے کہا کہ تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بات بھی سچ مانو گے کہ وہ بیت المقدس گئے۔ وہاں سے آسمان پر تشریف لے گئے اور وہاں کے عجائب و غرائب دیکھے پھر لوٹ آئے اور اتنا بڑا سفر رات کے ایک مختصر سے حصہ میں طے کیا۔ صدیق اکبرؓ نے فرمایا ہم ان کی ہر بات کو تسلیم کرتے ہیں

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

آپ کو صدیق کا لقب دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں حق و باطل کے درمیان جتنے معرکے ہوئے سب میں حضرت ابوبکر صدیقؓ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بالکل قریب رہے اور میدان بدر میں حضورؐ کی پاسبانی اور مشاورت کی خدمت انجام دی ہمیشہ جان نثاری بہادری اور سرفروشی کے جوہر دکھائے غزوہ احد اور غزوہ حنین میں جب مسلمانوں کے لشکر میں افراتفری پھیل گئی تو آپ ان جاں نثاروں میں تھے جو حضور علیہ السلام کے گرد گھیرا ڈال کر پروانہ وار فدا ہو رہے تھے۔ سنہ ۹ ہجری میں جب حج فرض ہوا تو نبی علیہ السلام نے اپنے نائب کی حیثیت سے آپ کو امیر حج بنا کر بھیجا۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے رخصت ہوئے تو یہ سانحہ پوری امت کے لئے قیامت کی گھڑی ثابت ہوا۔ حضرت عثمان غنیؓ پر سکتہ کا عالم طاری ہو گیا۔ حضرت علی مرتضیٰ شدت غم سے بے ہوش ہو گئے اور حضرت عمر فاروقؓ کی کیفیت یہ ہوئی کہ وہ تلوار کھینچ کر کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے کہ جو یہ کہے گا کہ حضور علیہ السلام کا وصال ہو گیا ہے میں اس کی گردن اڑا دوں گا ان حالات میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کی شخصیت ایسی تھی جو مسلمانوں کی تسلی کا ذریعہ بنی۔ آپؓ نے اسی وقت مسلمانوں کو جمع کر کے یہ ارشاد فرمایا کہ اے لوگو ہم میں سے جو شخص اللہ کی عبادت کرتا ہے وہ جان لے کہ اللہ زندہ ہے اس پر کبھی موت نہیں آسکتی اور اگر بالفرض کوئی شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کرتا تھا تو وہ جان لے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صرف اللہ کے رسول ہیں جن سے پہلے اور بھی بہت سے رسول گزر چکے ہیں سو اگر آپؐ کا وصال ہو جائے یا آپؐ شہید کر دیئے جائیں تو کیا تم اپنی ایڑیوں پر پھر جاؤ گے اور جو شخص دین اسلام سے واپس ہو گا۔ وہ اللہ کو ذرہ برابر بھی نقصان نہیں پہنچائے گا اور اللہ عنقریب شکرگزاروں کو انعام دے گا۔

صدیق اکبرؓ کا یہ خطبہ سن کر لوگوں کے شدت غم و اضطراب میں کمی ہو گئی اور سب کو یقین ہو گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اس دنیا سے تشریف لے گئے۔ تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانشینی کا مسئلہ پیش ہوا تو مہاجرین و انصار نے متفقہ طور پر حضرت ابوبکر صدیقؓ کو پہلا خلیفۃ الرسول منتخب کیا۔

آپؓ نے صرف دو سال تین ماہ اور ۱۲ دن عہدہ خلافت پر سرفراز رہے آپؓ نے اپنے دور خلافت میں پورے عرب میں امن و امان قائم کیا۔ تمام شورشیں ختم کیں عراق کا بہت سا علاقہ فتح کیا اور فتح ایران کی داغ بیل ڈالی۔

۲۲ جمادی الثانی سنہ ۱۳ھ مغرب اور عشاء کے درمیان ۶۳ سال کی عمر میں وفات پائی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں دفن ہوئے۔

الفضل میں اشتہار دیجئے!

وقف جدید کا مقصد اور اس کی اہمیت

سیدنا حضرت المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"ہماری جماعت میں جتنی تحریکیں بھی کی جاتی ہیں ان سب کا مقصد اللہ تعالیٰ کی معرفت کا حصول اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو دنیا میں قائم کرنا ہے۔ انہی تحریکوں میں سے ایک تحریک وقف جدید بھی ہے .... میں چاہتا ہوں کہ کوئی احمدی بچہ اور بچی ایسی نہ رہے جو اپنی خوشی سے رضاکارانہ طور پر اپنے جیب خرچ میں سے تھوڑی بہت رقم بچا کر اس تحریک میں پیش نہ کرے"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۳ جنوری ۱۹۶۸ء)

تمام ناظمین اضلاع و زعماء کرام انصار اللہ سے التماس ہے کہ براہ کرم اس امر کا جائزہ لیں کہ آیا ان کے حلقہ میں کوئی فرد جماعت یا کوئی بچہ ایسا تو نہیں جو وقف جدید کے مالی جہاد میں شامل نہیں۔

براہ کرم اس بارہ میں معین اعداد و شمار کے ساتھ اپنی رپورٹوں میں ذکر فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہو اور ہمیں اعلیٰ سے اعلیٰ رنگ میں خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

(قائد وقف جدید انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اعلان

ایوان محمود سپورٹس میں مرکزی سالانہ تربیتی کلاس کی وجہ سے کھیلیں بند کی گئی تھیں۔ اب دوبارہ کھیلیں شروع ہو چکی ہیں۔ بیڈمنٹن اور ٹیبل ٹینس کے کھلاڑیوں کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ باقاعدگی کے ساتھ کھیلوں میں حصہ لیں۔

(سیکرٹری سپورٹس کلب ایوان محمود ربوہ)

ضروری اعلان برائے موصیان کرام

جو موصیان کرام بعد تشخیص جائیداد حصہ جائیداد کی اقساط ادا کر رہے ہیں انہیں مطلع کیا جاتا ہے کہ مجلس کارپرداز کی سفارش پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان کے لئے حسب ذیل طریق ادائیگی منظور فرمایا ہے

امراء کرام / صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ سے بھی التماس ہے کہ یہ اطلاع تمام موصیان و موصیات تک پہنچا دیں۔

(۱) ایسے موصی احباب جو ۱۰ مئی ۷۹ء تک اپنے ذمہ واجب الادا حصہ جائیداد کا ۵۰ فیصد ادا کر چکے ہوں ان کے لئے سابقہ رعایت قائم رکھی جائیگی اس شرط کے ساتھ کہ وہ اپنی مدت مقررہ میں باقاعدہ ادائیگی کرتے ہوئے کل واجب الادا حصہ جائیداد ادا کر دیں۔

(۲) جن موصیان نے تشخیص جائیداد کے بعد ۱۰ مئی ۱۹۷۹ء تک واجب الادا رقم کے ۵۰ فیصد سے کم ادائیگی کی ہے تو وہ بھی اگر ۳۱ اگست تک کل واجب الادا رقم کا ۵۰ فیصد ادا موجودہ مالی سال رواں کی ۴ اقساط ادا کر دیں تو ان کے لئے بھی یہ سہولت برقرار رکھی جائے گی بشرطیکہ وہ بقیہ اقساط آئندہ چار سال دو کے اندر ادا کر دیں۔

(۳) مذکورہ بالا دونوں صورتوں میں حصہ جائیداد کی ادائیگی کی کل مدت تشخیص کی تاریخ منظوری سے ۸ سال ۴ ماہ سے کسی صورت میں بھی تجاوز نہیں کرے گی۔

(۴) جو موصی حضرات مذکورہ بالا شرائط کو ۳۱ اگست ۷۹ء تک پورا نہ کریں تو موجودہ مالی سال کے آخر یعنی ۳۰ اپریل ۸۰ء کے بعد ان کی جائیداد کی سابقہ تشخیص ختم سمجھی جائے گی۔ واجب الادا حصہ جائیداد میں سے جس قدر رقم وہ ۳۰ اپریل ۸۰ء تک ادا کر چکے ہوں گے اسی نسبت سے ان کی جائیداد کا حصہ وصیت ادا شدہ سمجھا جائے گا۔ باقی ماندہ جائیداد کے حصہ وصیت کی ادائیگی کے لئے انہیں درخواست دے کر نئے سرے سے ایک سال کی مدت میں ادائیگی والے موجودہ قاعدہ کے تحت جائیداد کی تشخیص کروا کر ادائیگی کرنا ہوگی۔

(صدر مجلس کارپرداز۔ ربوہ) *

درخواست ہائے دعا

(۱) مکرم ملک مبارک احمد صاحب نیر ان ڈبو سول کوارٹرز روڈ شیخوپورہ شہر کی والدہ محترمہ شدید بیمار ہیں۔ ان کی حالت تشویشناک بیان کی جاتی ہے قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے مریضہ کو صحت یاب کر کے کام والی لمبی عمر عطا فرمائے آمین!

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

(۲) میرے خاوند مکرم مرزا مبارک احمد صاحب حیدرآباد کو ۱۹ مئی کو بعد نماز مغرب اچانک ہارٹ اٹیک ہوا۔ مسلسل ۴۸ گھنٹے شدید تکلیف رہی اللہ تعالیٰ نے کرم کیا۔ اب حالت خطرے سے باہر ہے لیاقت میڈیکل ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین

(بیگم مرزا مبارک احمد صاحب حیدرآباد سندھ)

(۳) خاکسار جسم پر ورم کی وجہ سے فیصل آباد ہسپتال میں داخل ہے۔ صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے (الٰہی بخش ذیلدار شیخ کالونی - فیصل آباد)

* (نوٹ: شوریٰ ۷۹ء میں منظور شدہ نئے قاعدہ کے تحت بعد تشخیص حصہ جائیداد ۱۰٪ سرماہ کی ایک سال ہے)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطایا دہندگان برائے مریضان فضل عمر ہسپتال

۱۱ مارچ ۱۹۷۹ء تا ۱۵ اپریل ۱۹۷۹ء

(قسط ۶)

۳۹۰۔ صوفیہ خانم صاحبہ بنت چوہدری ایوب خان صاحب مرحوم ۔۔۔ ۵۰۔۰۰
۳۹۱۔ کیپٹن ابن اسلام صاحب لنک روڈ لاہور ۔۔۔ ۴۰۔۰۰
۳۹۲۔ امۃ القدوس صاحبہ چونیاں ضلع قصور ۔۔۔ ۱۰۔۰۰
۳۹۳۔ مستری اللہ رکھا صاحب سیکرٹری مال گھوچلی جھنڈیر ۔۔۔ ۸۵۔۰۰
۳۹۴۔ محمد حنیف صاحب پہاڑنگ اوچے ضلع سیالکوٹ ۔۔۔ ۵۰۔۰۰
۳۹۵۔ طاہرہ بیگم صاحبہ کرتو ۔۔۔ ۲۰۔۰۰
۳۹۶۔ چوہدری محمد شفیع صاحب تمباکو ڈیلر جھنگ صدر ۔۔۔ ۳۲۵۔۰۰
۳۹۷۔ چوہدری مختار احمد صاحب سنوری ؍؍ ۔۔۔ ۱۰۔۰۰
۳۹۸۔ محمد سلیم صاحب ولد طفیل محمد صاحب ؍؍ ۔۔۔ ۱۰۔۰۰
۳۹۹۔ ڈاکٹر نصیر احمد صاحب چک 6ب/147 ساہیوال ۔۔۔ ۱۰۔۰۰
۴۰۰۔ چوہدری آفتاب احمد صاحب فیروز والا ۔۔۔ ۵۰۔۰۰
۴۰۱۔ محمد امجد صاحب ؍؍ ۔۔۔ ۱۰۔۰۰
۴۰۲۔ رشید احمد صاحب کہوٹہ ۔۔۔ ۱۰۔۰۰
۴۰۳۔ انور احمد صاحب کھوکھر ڈسکہ ۔۔۔ ۵۰۔۰۰
۴۰۴۔ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بیداد پور ۔۔۔ ۱۷۔۵۰
۴۰۵۔ ؍؍ ؍؍ چک 563 ای بی وہاڑی ۔۔۔ ۱۵۔۰۰
۴۰۶۔ سید شوکت علی صاحب احمد پور شرقیہ ۔۔۔ ۲۰۔۰۰
۴۰۷۔ حضرت مولوی محمد دین صاحب ربوہ ۔۔۔ ۱۰۔۰۰
۴۰۸۔ صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب ربوہ ۔۔۔ ۱۰۔۰۰
۴۰۹۔ رانا محمد صدیق صاحب چیچہ وطنی ۔۔۔ ۱۰۔۰۰
۴۱۰۔ ناصرہ حسین صاحبہ چک ۸۶ ج ب سرگودہا ۔۔۔ ۱۰۔۰۰
۴۱۱۔ آمنہ ممتاز صاحبہ اہلیہ صوبیدار نصر اللہ خان صاحب شیخوپور ۔۔۔ ۵۰۔۰۰
۴۱۲۔ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ ربوہ ۔۔۔ ۱۰۔۰۰
۴۱۳۔ رانا محمد خان صاحب بہاول نگر ۔۔۔ ۲۰۔۰۰
۴۱۴۔ شیخ کرامت علی صاحب شیخوپورہ ۔۔۔ ۲۰۔۰۰
۴۱۵۔ وسیمہ نصیر صاحبہ ؍؍ ۔۔۔ ۵۰۔۰۰
۴۱۶۔ شیخ محمد یوسف صاحب مسجد فضل فیصل آباد ۔۔۔ ۱۰۔۰۰
۴۱۷۔ چوہدری عبد الرحمٰن کشمیری ؍؍ ۔۔۔ ۷۵۔۰۰
۴۱۸۔ شیخ عبد العلیم صاحب ؍؍ ۔۔۔ ۱۰۔۰۰
۴۱۹۔ شیخ سردار محمد صاحب ؍؍ ۔۔۔ ۱۰۰۔۰۰
۴۲۰۔ محمد اختر صاحب چیمہ ؍؍ ۔۔۔ ۲۰۔۰۰
۴۲۱۔ چوہدری اعجاز احمد صاحب ؍؍ ۔۔۔ ۱۰۔۰۰
۴۲۲۔ محمد سلیم صاحب ؍؍ ۔۔۔ ۵۰۔۰۰
۴۲۳۔ عبد الباسط صاحب ؍؍ ۔۔۔ ۱۰۔۰۰
۴۲۴۔ شیخ محمد عبد اللہ لطف اللہ صاحبان مرحوم
جناح کالونی فیصل آباد ۔۔۔ ۲۰۰۔۰۰
۴۲۵۔ عبد الرحمٰن صاحب دہم ؍؍ ۔۔۔ ۱۰۔۰۰
۴۲۶۔ طارق زیدی بچگان بٹالہ کالونی ؍؍ ۔۔۔ ۵۰۔۰۰
۴۲۷۔ بیگم کیپٹن چوہدری نصیر احمد صاحب ؍؍ ۔۔۔ ۱۰۔۰۰
۴۲۸۔ سعید احمد صاحب ناصر۔ بیگم صاحبہ و بچگان ؍؍ ۔۔۔ ۲۰۔۰۰
۴۲۹۔ کیپٹن محمد شفیع صاحب۔ بیگم صاحبہ و بچگان
بٹالہ کالونی ؍؍ ۔۔۔ ۱۰۔۰۰
۴۳۰۔ سعدیہ طاہر شاہد فرحت منصور ؍؍ ۔۔۔ ۱۰۔۰۰
۴۳۱۔ آمنہ بیگم صاحبہ غلام محمد آباد فیصل آباد ۔۔۔ ۵۰۔۰۰

۴۳۲۔ بلال داور ثاقب داور جھال خانوانہ فیصل آباد ۔۔۔ ۱۰۔۰۰
۴۳۳۔ سلیمہ بیگم صاحبہ سمن آباد ؍؍ ۔۔۔ ۱۰۰۔۰۰
۴۳۴۔ صلاح الدین صاحب بٹ ؍؍ ؍؍ ۔۔۔ ۱۵۰۔۰۰
۴۳۵۔ ڈاکٹر محمد امین صاحب عامر پیپلز کالونی ؍؍ ۔۔۔ ۲۰۔۰۰
۴۳۶۔ سلطانہ سہیل صاحبہ ؍؍ ؍؍ ۔۔۔ ۱۰۰۔۰۰
۴۳۷۔ شیخ محمود احمد صاحب ؍؍ ؍؍ ۔۔۔ ۲۰۔۰۰
۴۳۸۔ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب چیمہ ؍؍ ؍؍ ۔۔۔ ۱۰۔۰۰
۴۳۹۔ میاں محمد یعقوب صاحب ؍؍ ؍؍ ۔۔۔ ۱۵۔۰۰
۴۴۰۔ اہلیہ و بچگان محمد امین عامر صاحب ؍؍ ؍؍ ۔۔۔ ۱۱۔۰۰
۴۴۱۔ محمد صفدر خان صاحب گلبرگ ؍؍ ۔۔۔ ۱۰۔۰۰
۴۴۲۔ لجنہ اماء اللہ لاہور ۔۔۔ ۲۱۹۔۱۵
۴۴۳۔ نسیم صاحبہ اہلیہ ملک مبارک احمد صاحب منجانب ملک
مبارک احمد صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور ۔۔۔ ۲۰۔۰۰
۴۴۴۔ چوہدری فتح محمد صاحب محمد نگر لاہور ۔۔۔ ۱۰۔۲۵
۴۴۵۔ چوہدری عبد الوحید صاحب ؍؍ ؍؍ ۔۔۔ ۲۰۔۰۰
۴۴۶۔ عالیہ الیاس صاحبہ لاہور چھاؤنی ۔۔۔ ۵۲۔۰۰
۴۴۷۔ محمد افضل چیمہ صاحب مزنگ لاہور ۔۔۔ ۱۰۔۰۰
۴۴۸۔ ملک عبد الحی خان صاحب سول لائن لاہور ۔۔۔ ۳۵۔۰۰
۴۴۹۔ ڈاکٹر اعجاز احمد صاحب قرآت کینیڈا ؍؍ ؍؍ ۔۔۔ ۵۰۔۰۰
۴۵۰۔ مسز اختر وحید صاحبہ ماڈل ٹاؤن لاہور ۔۔۔ ۵۰۔۰۰
۴۵۱۔ سلطان ہارون صاحب کوٹ فتح خاں حال ؍؍ ؍؍ ۔۔۔ ۱۰۰۔۰۰
۴۵۲۔ قاضی عبد الرشید صاحب سول لائن لاہور ۔۔۔ ۱۰۔۰۰
۴۵۳۔ امۃ الباسط نصرت صاحبہ ؍؍ ؍؍ ۔۔۔ ۲۰۔۰۰
۴۵۴۔ مجیب الرحمٰن درد صاحب ؍؍ ؍؍ ۔۔۔ ۲۰۔۰۰
۴۵۵۔ چوہدری محمد یوسف خان صاحب ؍؍ ؍؍ ۔۔۔ ۲۵۰۔۰۰
۴۵۶۔ بیگم سید منور احمد صاحب ؍؍ ؍؍ ۔۔۔ ۱۰۔۰۰
۴۵۷۔ مبارکہ بیگم صاحبہ مرحومہ اہلیہ ڈاکٹر اختر محمود صاحب ۔۔۔ ۱۵۰۔۰۰
۴۵۸۔ عبد اللطیف انور صاحب ابن مولوی محمد اسمٰعیل صاحب لاہور ۔۔۔ ۲۵۔۰۰
۴۵۹۔ نعیم احمد صاحب فیکٹری ایریا شاہدرہ لاہور ۔۔۔ ۱۰۔۰۰
۴۶۰۔ اعجاز احمد صاحب ؍؍ ؍؍ ۔۔۔ ۱۰۔۰۰
۴۶۱۔ داؤد احمد صاحب ؍؍ ؍؍ ۔۔۔ ۱۰۔۰۰
۴۶۲۔ محمودہ طیبہ صاحبہ ؍؍ ؍؍ ۔۔۔ ۲۵۔۰۰
۴۶۳۔ حاجی محمود الٰہی صاحب سمن آباد لاہور ۔۔۔ ۱۵۔۰۰
۴۶۴۔ میاں عبد المالک صاحب ؍؍ ؍؍ ۔۔۔ ۱۰۰۔۰۰
۴۶۵۔ والدہ صاحبہ مجیب الرحمٰن درد صاحب ؍؍ ؍؍ ۔۔۔ ۱۰۔۰۰
۴۶۶۔ اہلیہ صاحبہ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ۔۔۔ ۱۰۔۰۰
۴۶۷۔ عبد الشکور صاحب شیزان ؍؍ ؍؍ ۔۔۔ ۱۰۔۰۰
۴۶۸۔ بیگم صاحبہ قریشی محمد حمید اللہ صاحب ؍؍ ؍؍ ۔۔۔ ۲۰۔۰۰
۴۶۹۔ قاضی طاہر احمد صاحب راجگڑھ ؍؍ ۔۔۔ ۲۰۔۰۰
۴۷۰۔ چوہدری محمد اسلم صاحب بھاٹی گیٹ ؍؍ ۔۔۔ ۱۰۔۰۰
۴۷۱۔ امۃ الرشید صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد اسلم صاحب
بھاٹی گیٹ لاہور ۔۔۔ ۱۰۔۰۰
۴۷۲۔ محمود احمد ظفر صاحب ؍؍ ؍؍ ۔۔۔ ۲۵۔۰۰
۴۷۳۔ امۃ المالک صاحبہ ؍؍ ؍؍ ۔۔۔ ۱۰۔۰۰
۴۷۴۔ امۃ الجمیل صاحبہ ؍؍ ؍؍ ۔۔۔ ۲۰۔۰۰
۴۷۵۔ ناصر احمد بھٹی صاحب وحدت کالونی ؍؍ ۔۔۔ ۱۰۔۰۰
۴۷۶۔ اہلیہ صاحبہ غضنفر اللہ صاحب سنت نگر لاہور
منجانب حضرت فاطمۃ الزہرہؓ بنت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ ۔۔۔ ۱۰۰۔۰۰
۴۷۷۔ چوہدری رحمت اللہ خان صاحب سنت نگر لاہور ۔۔۔ ۱۰۔۰۰

(باقی)

جلسہ یوم خلافت ربوہ کی رُوداد (بقیہ صفحہ اول)

کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآن مجید سے ہوا جو مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے کی۔ بعدہٗ مکرم عبدالرحیم صاحب راشد نے اپنی نظم "صبحِ خلافت" سنائی۔

ہمارے فرائض اور ان کے تین پہلو

سب سے پہلے مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر سابق مبلغ مغربی افریقہ و ماریشس نے "خلافت کا آسمانی نظام اور ہماری ذمہ داریاں" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے علی الترتیب عرفانِ خلافت، استحکامِ خلافت، اور انوارِ خلافت سے استفادہ کی اہمیت اُجاگر کر کے احباب کو اس کا عرفان حاصل کرنے، ایمان بالخلافت پر پختگی سے قائم رہتے ہوئے اس کے مناسب حال اعمالِ صالحہ بجا لانے اور محبت و فدائیت کے رنگ میں رنگین ہو کر اطاعت کا اعلیٰ نمونہ دکھانے اور اس طرح انوارِ خلافت سے کما حقہٗ مستفیض ہونے پر زور دیا۔

اس تقریر کے اختتام پر مکرم مغفور احمد صاحب منیب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پُر معارف نظم ع

کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدء الانوار کا

خوش الحانی سے پڑھی۔

تاریخ خلافتِ احمدیہ

بعد ازاں مؤرخ احمدیت محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے اپنی ولولہ انگیز تقریر میں "تاریخ خلافتِ احمدیہ" پر روشنی ڈالی۔ آپ نے امام آخر الزمان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے بعد خاص خدائی تصرف کے ماتحت حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلافتِ احمدیہ کی مسندِ جلیلہ پر متمکن ہونے کے واقعات ترتیب وار بیان کر کے ثابت فرمایا کہ حضور علیہ السلام کے وصال کے بعد جماعت احمدیہ کا سب سے پہلا اجماع خلافت پر ہی ہوا۔ بلا استثناء سب نے ہی حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے ہاتھ پر بیعت کر کے آپ کو حسب رسالہ الوصیت واجب الاطاعت امام تسلیم کیا۔ سو گویا پہلا اجماع اسی بات پر ہوا کہ "قدرتِ ثانیہ" سے مراد خلافت ہی ہے نہ کچھ اور۔ اس کے بعد آپ نے قدرتِ ثانیہ کے مظہرِ اول سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کارناموں میں سے علی الخصوص اُس رفیع الشان کارنامہ پر روشنی ڈالی جس کا تعلق استحکامِ خلافت سے ہے۔ اس ضمن میں آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بصیرت افروز ارشادات کی روشنی میں واضح فرمایا کہ خلیفہ خدا بناتا ہے اور تمام تر کامیابی اُس کی کامل اطاعت اور اُس کے ساتھ محبت و فدائیت کے تعلق میں مضمر ہے۔

اس تقریر کے اختتام پر مکرم راجہ نذیر احمد صاحب ظفر نے خلافت کی شان میں اپنی ایک طویل نظم کے بعض منتخب اشعار سنائے جن سے حاضرین بہت محظوظ ہوئے۔

خلافت کا رفیع الشان مقام

بعدہٗ مکرم ڈاکٹر عبداللطیف احمد صاحب قریشی ایم۔ آر۔ سی۔ پی نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔ آپ کی تقریر کا موضوع تھا "جماعت احمدیہ میں خلافت کا مقام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کی روشنی میں"۔ آپ نے حضور علیہ السلام کی پُر معارف اور بصیرت افروز تحریرات پیش کر کے ثابت کیا کہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ میں خلافت کا آسمانی نظام خود قائم فرمایا ہے اور اسلام کے کامل غلبہ کے ظہور کو اسی نظام کے ساتھ وابستہ کیا ہے۔ ہم میں سے ہر شخص اس امر کا عینی شاہد ہے کہ اس نظام کی برکت سے جماعت احمدیہ کے ذریعہ اسلام دنیا میں غالب آ رہا ہے اور یہ غلبہ اس آسمانی نظام کے ذریعہ ہی عنقریب اپنے کمال کو پہنچنے والا ہے۔ اس موعودہ غلبہ میں حصہ دار بننے کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ ہم نظامِ خلافت سے کامل اخلاص کے ساتھ دلی طور پر وابستہ رہیں اور محبت کی راہ سے کامل اطاعت بجا لائیں اور اسلام کی سربلندی کے لئے قربانیوں کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرتے چلے جائیں۔

نظامِ خلافت اور ہماری ذمہ داریاں

آخر میں صدر جلسہ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے صدارتی تقریر میں ان وسوسوں کا مدلل جواب دیا جو آیتِ استخلاف میں موعودہ خلافت کے متعلق منکرینِ خلافت کی طرف سے پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ آپ نے آیتِ استخلاف سے ثابت فرمایا کہ "کما استخلف الذین من قبلھم" سے ظاہر ہے کہ جس طرح پہلی اُمتوں میں شخصی خلافت خدا تعالیٰ کی طرف سے قائم کی گئی تھی اسی طرح اب بھی شخصی خلافت خدا تعالیٰ قائم فرمائے گا۔ یہاں شخصی خلافت نہ صرف پوری جماعت کے لئے ایک عظیم الشان انعام ہونے کی وجہ سے اسے بھی (یعنی جماعت کو بھی) خلافت کے مقام پر فائز کرنے کا موجب ہوگی یعنی من حیث الجماعت وہ بھی ایک رنگ میں خلیفہ ہوگی لیکن اسے یہ مقام اس موعود شخص کے ہاتھ پر جمع ہونے کی وجہ سے ملے گا جسے خدا تعالیٰ خلیفہ بنائیگا۔ اسی لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ خدا نے ہی فردِ واحد کو خلیفہ بنانا تھا بنا دیا اور پھر تم سب کو باندھ کر اس کے ہاتھ پر جمع کر دیا۔ اس لحاظ سے جماعت احمدیہ کے افراد ہونے کی حیثیت میں جسے خدا تعالیٰ نے نعمتِ خلافت سے نوازا ہے ہماری ذمہ داری بہت عظیم ہے۔ ہم میں سے ہر فرد خلافت کے آسمانی نظام کے ساتھ وابستہ ہونے اور اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے ایک خلیفہ برحق کے ہاتھ پر جمع ہونے کی وجہ سے اُس جماعت کا فرد ہے جو من حیث الجماعت بھی خلافت کے مقام پر ہے۔ اس کی یہ ذمہ داری قرار دی گئی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا عبادت گزار بندہ بنے اور انفاق فی سبیل اللہ میں بڑھ چڑھ کے حصہ لے کر اطاعت کا نہایت اعلیٰ نمونہ دکھائے اور نظامِ خلافت کے ساتھ دلی اخلاص سے وابستہ رہے۔

اس ضمن میں آپ نے حفاظتِ خلافت سے متعلق جماعتی عہد کی طرف بھی توجہ دلائی اور فرمایا یہ بہت ہی قیمتی عہد ہے جس کے متعلق ہم میں سے ہر شخص پوچھا جائے گا۔ اس عہد کی رُوح یہ ہے کہ ہر شخص کا خلیفۂ وقت کے ساتھ محبت و اخلاص کا قلبی تعلق ہونا چاہیئے۔ ہم نے نہایت حساس ہو کر اس کی حفاظت کی ذمہ داریاں پوری کرنی ہیں اور نسلاً بعد نسلٍ ادا کرنی ہیں۔ تمام برکتیں خلافت کے ساتھ وابستہ رہنے میں مضمر ہیں کیونکہ اسلام کی زندگی اور اس کا غلبہ ہمیشہ کے لئے خلافت کے آسمانی نظام کے ساتھ وابستہ کر دیا گیا ہے۔

اس پُر اثر اور بصیرت افروز خطاب کے بعد آپ نے اجتماعی دعا کرائی جس میں جملہ حاضرین شریک ہوئے۔ اس طرح یہ بابرکت جلسہ جو ۸ بجے رات کے قریب شروع ہوا تھا سوا نو بجے اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

ساڑھے نو بجے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک میں تشریف لا کر عشاء کی نماز پڑھائی۔ حضور کی اقتداء میں عشاء کی نماز ادا کرنے کے بعد احباب اپنے گھروں کو واپس لوٹے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اعلان برائے لجنات اماءاللہ

۱۔ لجنات اماءاللہ کے تینوں معیاروں کا امتحان یکم جون کو ہوگا انشاءاللہ۔ ممبرات زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہوں۔

۲۔ معیار سوم کے پرچہ جات کے اوپر ہی جوابات کے لئے بھی جگہ مقرر ہے۔ جبکہ معیار اول اور دوم کے پرچہ جات پر غلطی سے جگہ چھوڑی گئی ہے ورنہ ان دونوں معیاروں کے سوالات کے جوابات الگ کاغذوں پر تفصیل سے مطلوب ہوں گے۔ تمام ممبرات اس بات کو نوٹ فرما لیں۔ (سیکرٹری تعلیم لجنہ اماءاللہ مرکزیہ)

⊙ وی سی آر ⊙ ٹیلیویژن ⊙ ٹیپ ریکارڈ ⊙ ٹرانسسٹر، ⊙ چینجر اور الیکٹرک ریڈیو کی معیاری مرمت کے سپیشلسٹ۔

ڈان ـــ محلہ دارالبرکات ربوہ

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

درخواست دعا

میرا چھوٹا بچہ محمد محسن اختر ایک ہفتہ سے بیمار چلا آ رہا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

(ایم۔ ایس۔ اختر۔ ربوہ)

اولادِ نرینہ
سے محروم ہم سے رابطہ پیدا کریں
فضلِ عمر دواخانہ گولبازار ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴